احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۱۴ بدھ ۱۳ ذی الحجہ - ۱۴۱۴ھ ‘۲۵- ہجرت ۱۳۷۳ ہش ‘ ۲۵- مئی ۱۹۹۴ء

ہر امر میں خدا کو مقدم رکھو

دین کی جڑ اس میں ہے کہ ہر امر میں خدا تعالیٰ کو مقدم رکھو ‘ دراصل ہم تو خدا کے ہیں اور خدا ہمارا ہے اور کسی سے ہم کو کیا غرض ہے۔ ایک نہیں کروڑ اولاد مر جائے پر خدا راضی رہے تو کوئی غم کی بات نہیں ‘ اگر اولاد زندہ بھی رہے تو بغیر خدا کے فضل کے وہ بھی موجب ابتلاء ہو جاتی ہے۔ بعض آدمی اولاد کی وجہ سے جیل خانوں میں جاتے ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

میں امید رکھتا ہوں کہ ہماری جماعت عملی حالت میں ترقی کرے گی ‘ کیونکہ وہ منافق نہیں اور وہ ہمارے مخالفوں کے اس طرز عمل سے بالکل پاک ہے کہ جب حکام سے ملتے ہیں تو ان کی تعریفیں کرتے ہیں اور جب گھر میں آتے ہیں تو کافر بتلاتے ہیں۔

سنو اور یاد رکھو کہ خدا اس طرز عمل کو پسند نہیں فرماتا۔ تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو اور محض خدا کے لئے رکھتے ہو۔ نیکی کرنے والوں کے ساتھ نیکی کرو اور بدی کرنے والوں کو معاف کرو۔ کوئی شخص صدیق نہیں ہو سکتا ‘ جبتک کہ وہ یکرنگ نہ ہو۔ جو منافقانہ چال چلتا ہے اور دورنگی اختیار کرتا ہے ‘ وہ آخر پکڑا جاتا ہے۔ مثل مشہور ہے۔ دروغ گورا حافظہ نباشد۔

(ملفوظات جلد اول ص ۳۲۳)

تحریک جدید

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

”آخر جو احمدی کہلاتا ہے۔ وہ ایک مکان کی اینٹ بن چکا ہے وہ تحریک جدید کا ایک حصہ بن چکا ہے۔ اس نے بیعت کرتے ہوئے وعدہ کیا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا۔ میں دین کے لئے جان و دل اور عزت سب کچھ قربان کر دوں گا۔ اس کا چندہ ادا نہ کرنا محض سستی اور غفلت ہے۔ یہ دین کا کام ہے۔ جو سب کاموں پر مقدم ہے۔ اگر آپ لوگوں کو اب ادائیگی میں تکلیف کرنی پڑتی ہے۔ تو وہ تکلیف تمہیں برداشت کرنی پڑے گی۔

”اے خدا تو ہماری جماعت کے قلوب میں آپ قربانی کی تحریک پیدا کر۔ اے خدا تو اپنے فرشتوں کو نازل فرما۔ جو لوگوں کے دلوں کو زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرنے پر آمادہ کریں۔ اے خدا اس آمادگی کے بعد پھر تو اپنے فرشتوں کو اس بات پر مامور فرما کہ جو لوگ وعدہ کریں وہ اپنے وعدوں کو جلد سے جلد پورا کریں“۔

ضروری اعلان

○ قواعد وصیت کا قاعدہ نمبر ۵۲ تبدیل ہو گیا ہے۔ تبدیل شدہ قاعدہ کے مطابق ایسے موصی صاحبان / موصیات جو اپنی جائیداد کا حصہ جائیداد ادا کر کے سرٹیفکیٹ لے چکے ہیں ‘ ان کو بھی اپنی جائیداد کی آمد سے حصہ آمد بشرح ۱/۱۶ ادا کرنا لازمی ہو گا۔ (آمد از کرایہ مکان ‘ دوکان ‘ زرعی زمین وغیرہ) ترمیم شدہ قائد نمبر ۵۲ یہ ہے۔

”جس جائیداد کا حصہ جائیداد سو فیصدی ادا کر دیا گیا ہو اس پر حصہ آمد بشرح چندہ عام کی ادائیگی لازمی رہے گی“۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز)

ظنّ سے بچنا چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

بعض گناہ ہوتے ہیں کہ وہ اور بہت سے گناہوں کو بلانے والے ہوتے ہیں ‘ اگر ان کو نہ چھوڑا جائے ‘ تو ان کی مثال ایسی ہی ہے کہ ایک شخص کے بتوں کو تو توڑا جائے مگر بت پرستی کو اس کے دل سے دور نہ کرایا جائے۔ اگر ایک بت کو توڑ دیا تو اس کے عوض سینکڑوں اور تیار ہو سکتے ہیں۔ مثلاً صلیب ایک پیسہ کو آتی ہے اگر کسی ایک صلیب کو توڑ ڈالیں تو لاکھوں اور بن سکتی ہیں۔ غرض جب تک شرارتوں اور گناہوں کی ماں اور جڑ دور نہ ہو تب تک کسی نیکی کی امید نہیں ہو سکتی اور تاوقتیکہ اصلی جڑ اور اصلی محرک بدی کا دور نہ ہو ‘ فروعی بدیاں بہ کلی دور نہیں ہو سکتیں۔ جب تک بدیوں کی جڑ نہ کاٹی جاوے۔ تب تک تو وہ اور بدیوں کو اپنی طرف کھینچے گی اور دوسری بدیاں اپنا پیوند اس سے رکھیں گی۔ مثلاً شہوت بد ایک گناہ ہے۔ بدنظری ‘ زنا لواطت ‘ حسن پرستی ‘ سب اسی سے پیدا ہوئی ہیں۔ حرص اور طمع جب آتا ہے تو چوری جعلسازی ڈاکہ زنی ‘ ناجائز طور سے دوسروں کے مال حاصل کرنے اور طرح طرح کی دھوکہ بازیاں سب اسی کی وجہ سے کرنی پڑتی ہیں۔ غرض یہ یاد رکھنے والی بات ہے کہ بعض باتیں اصل ہوتی ہیں اور بعض ان کی فروعات ہوتی ہیں۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کو نہیں مانتے وہ کوئی حقیقی اور سچی نیکی نہیں کر سکتے اور وہ کسی کامل خلق کا نمونہ نہیں دکھا سکتے کیونکہ وہ کسی صحیح نتیجہ کے قائل نہیں ہوتے۔ میں نے بڑے دہریوں کو مل کر پوچھا ہے کہ کیا تم کسی سچے اخلاق کو ظاہر کر سکتے ہو اور کوئی حقیقی نیکی عمل میں لا سکتے ہو تو وہ لاجواب سے ہو کر رہ گئے ہیں۔ ہمارے زیر علاج بھی ایک دہریہ ہے۔ میں نے اس سے یہی سوال کیا تھا تو وہ ہنس کر خاموش ہو گیا تھا۔ ایسے ہی جو لوگ قیامت کے قائل نہیں ہوتے وہ بھی کسی حقیقی نیکی کو کامل طور پر عمل میں نہیں لا سکتے۔ نیکیوں کا آغاز جزاء سزا کے مسئلہ سے ہی ہوتا ہے۔ جو شخص جزاء سزا کا قائل نہیں ہوتا وہ نیکیوں کے کام بھی نہیں کر سکتا۔ ایسے ہی جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ دوسرے لوگوں کے اس قسم کے الفاظ سے مجھے رنج پہنچتا ہے۔ وہ کسی کی نسبت ویسے الفاظ کیوں استعمال کرنے لگا۔ یا جو شخص اپنی لڑکی سے بدنظری اور بدکاری کروانا نہیں چاہتا اور اسے ایک برا کام سمجھتا ہے وہ دوسروں کی لڑکیوں سے بدنظری کرنا کب جائز سمجھتا ہے۔ ایسے ہی جو اپنی ہتک کو برا خیال کرتا ہے وہ دوسروں کی ہتک کبھی نہیں کرتا۔ بہر حال یہاں اللہ تعالیٰ نے گناہوں سے بچنے کا ایک گر بتایا ہے کہ (-) ایماندارو! ظن سے بچنا چاہئے کیونکہ بہت سے گناہ اسی سے پیدا ہوتے ہیں۔

(از خطبہ ۱۸- اکتوبر ۱۹۰۷ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغاسیف اللہ-پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۲۵- ہجرت ۱۳۷۳ ھش ۲۵- مئی ۱۹۹۴ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

○ اگر تم خدا کی آنکھوں کے آگے متقی ٹھہر جاؤ تو تمہیں کوئی بھی تباہ نہیں کر سکتا۔ اور وہ خود تمہاری حفاظت کرے گا۔ اور دشمن جو تمہاری جان کے درپے ہے تم پر قابو نہیں پائے گا ورنہ تمہاری جان کا کوئی حافظ نہیں اور تم دشمنوں سے ڈر کر یا آفات میں مبتلا ہو کر بے قراری سے زندگی بسر کرو گے اور تمہاری عمر کے آخری دن بڑے غم اور غصہ کے ساتھ گذریں گے۔

○ اے وے لوگو! جو نیکی اور راستبازی کے لئے بلائے گئے ہو تم یقیناً سمجھو کہ خدا کی کشش اس وقت تم میں پیدا ہو گی اور اس وقت تم گناہ کے مکروہ داغ سے پاک کئے جاؤ گے جب کہ تمہارے دل یقین سے بھر جائیں گے شائد تم کہو کہ ہمیں یقین حاصل ہے۔ سو یاد رہے کہ یہ تمہیں دھوکا لگا ہوا ہے یقین تمہیں ہرگز حاصل نہیں کیونکہ اس کے لوازم حاصل نہیں۔ وجہ یہ کہ تم گناہ سے باز نہیں آتے۔

○ خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے کینہ پروری سے پرہیز کرو۔ اور بنی نوع انسان سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ ہر ایک نیکی کی راہ اختیار کرو۔ نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ۔

○ ہمارے اختیار میں ہو تم ہم فقیروں کی طرف گھر بہ گھر پھر کر خدا تعالیٰ کے سچے دین کی اشاعت کریں اور اس کو ہلاک کرنے والے شرک اور کفر سے جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے لوگوں کو بچائیں اور اس (-) میں زندگی ختم کر دیں۔ خواہ مارے ہی جائیں۔

○ میں یہ بھی اپنی جماعت کو نصیحت کرنی چاہتا ہوں کہ وہ عربی سیکھیں کیونکہ عربی کی تعلیم کے بدوں "کلام الٰہی" کا مزا نہیں آتا۔ پس ترجمہ پڑھنے کے لئے ضروری اور مناسب ہے کہ تھوڑا تھوڑا عربی زبان کو سیکھنے کی کوشش کریں آج کل تو آسان آسان طریق عربی پڑھنے کے نکل آئے ہیں۔ (کلام الٰہی) کا پڑھنا جبکہ ہر "فرمانبردار" کا فرض ہے تو کیا اس کے معنی یہ ہیں کہ عربی زبان سیکھنے کی کوشش نہ کی جاوے۔ اور سارے عمر انگریزی اور دوسری زبانوں کے حاصل کرنے میں کھو دی جائے۔

میرے ہمدرد، مرے دوست، مرے راہنما
تیری بے لوث محبت ہے مرے دل کی غذا
لاج رکھ لی ہے مری ناگفتی کی تُو نے
حوصلہ مجھ کو ترے حسنِ سماعت نے دیا

ابو الاقبال

○

دِوانہ پھرے کُو بکُو ساقیا!
نہ بھائیں اسے رنگ و بُو ساقیا!

تری بزم کا ہو کے رہ جاؤں میں
یہی ہے فقط آرزو ساقیا!

یہ خارِ مغیلاں مری راہ کے
فقط مانگتے ہیں لہُو ساقیا!

لہُو ہے امانت فَقَط آپ کی
شہادت کی ہے جستجو ساقیا!

ملے وُصل کا مژدۂ جاں فزا
شب و روز ہو گفتگو ساقیا!

چلے آؤ گر میکدے میں کبھی
تو بھر جائیں سارے سبُو ساقیا!

عقیدت کا جامِ لبالب ملے
تُو بہتی عقیدت کی جُو ساقیا!

تری بزم کا حُسن بڑھتا رہے
میں بیٹھا رہوں روبرو ساقیا!

یہ غنچے محبت کے کِھلتے رہیں
مہکتے رہیں چار سُو ساقیا!

قَلَم سے میں تلوار کا کام لوں
بدل دوں زمانے کی خُو ساقیا!

محمد یعقوب امجد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شمائلِ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

میاں عبدالعزیز صاحب المعروف مغل نے بیان کیا

"ایک دن حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ بیت مبارک کی چھت پر تشریف فرما تھے۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب بھی موجود تھے۔ حضرت صاحب نے مہمانوں کے لئے پرچ پیالیاں منگوائی ہوئی تھیں میر مہدی حسین صاحب سے وہ گر گئیں۔ اور چکنا چور ہو گئیں۔ مولوی عبدالکریم صاحب نے عرض کیا کہ حضرت آواز آئی ہے معلوم ہوتا ہے کہ میر مہدی حسین صاحب سے پرچیں ٹوٹ گئیں فرمایا میر صاحب کو بلاؤ۔ میر مہدی حسین صاحب ڈرتے ہوئے سامنے آئے۔ حضرت نے فرمایا میر صاحب کیا ہوا ہے۔ انہوں نے عرض کیا حضرت ٹھوکر لگنے سے پیالیاں ٹوٹ گئی ہیں۔ اس پر فرمایا کہ دیکھو جب یہ گری تھیں تو ان کی آواز کیسا اچھا تھا"

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں:۔

تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے۔ اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا۔ سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔

ملک مولابخش صاحب نے بیان کیا کہ:۔

صاحبزادہ مبارک احمد صاحب جب بیمار تھے تو ان کے متعلق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تشویش اور فکر کا علم ہوتا رہتا تھا۔ جب صاحبزادہ صاحب فوت ہو گئے تو سردار فضل حق صاحب اور ڈاکٹر عبیداللہ صاحب اور بندہ بخیال تعزیت قادیان آئے لیکن جب حضرت صاحب بیت میں تشریف لائے تو حسب سابق بلکہ زیادہ خوش تھے۔ صاحبزادہ کی وفات کا ذکر آیا تو فرمایا مبارک احمد فوت ہو لیا۔ اور میرے مولا کی بات پوری ہوئی۔ اس نے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ یہ لڑکا یا تو جلدی فوت ہو جائے گا۔ یا بہت باخدا ہو گا۔ پس اللہ نے اس کو بلا لیا۔ ایک مبارک احمد کیا اگر ہزار بیٹا ہو اور ہزار ہی فوت ہو جائے مگر میرا مولا خوش ہو اور اس کی بات پوری ہو۔ تو میری خوشی اسی میں ہے۔ یہ حالات دیکھ کر ہم میں سے کسی کو افسوس کے اظہار کی جرأت نہ ہوئی۔"

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے بیان کیا کہ:۔

گھر والے بھی اس بات کو محسوس کرتے تھے کہ آپ کو یعنی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو) حضرت والدہ مکرمہ سے بہت محبت ہے چنانچہ جب حضرت والدہ مکرمہ کا انتقال ہوا تو آپ قادیان سے باہر کسی جگہ تھے۔ میراں بخش حجام آپ کے پاس بھیجا گیا اور اسے کہہ دیا گیا تھا کہ وہ یکدم حضرت والدہ محترمہ کی وفات کی خبر حضرت صاحب کو نہ سنائے۔ چنانچہ جس وقت بٹالہ سے نکلے تو حضرت کو حضرت والدہ صاحبہ کی علالت کی خبر دی۔ یکے پر سوار ہو کر جب قادیان کی طرف آئے تو اس نے یکہ والے کو کہا کہ بہت جلد لے چلو حضرت نے پوچھا کہ اس قدر جلدی کیوں کرتے ہو اس نے کہا کہ ان کی طبیعت بہت ناساز تھی پھر تھوڑی دیر چل کر اس نے یکہ والے کو اور تاکید کی کہ بہت ہی جلد لے چلو۔ تب آپ نے پھر پوچھا اس نے پھر کہا کہ ہاں طبیعت بہت ہی ناساز تھی کچھ نزع کی سی حالت تھی۔ خدا جانے ہمارے جانے تک زندہ رہیں یا فوت ہو جائیں۔ پھر حضرت خاموش ہو گئے۔ آخر پھر اس نے یکہ والے کو سخت تاکید شروع کی تو حضرت نے کہا کہ تم اصل واقعہ کیوں نہیں بیان کر دیتے۔ کیا معاملہ ہے؟ تب اس نے کہا کہ اصل میں مائی صاحبہ فوت ہو گئی تھیں۔ اس خیال سے کہ آپ کو صدمہ نہ ہو یکدفعہ خبر نہیں دی۔ حضرت نے سن کر ہم اللہ ہی کے لئے ہیں پڑھ دیا اور خدا کی رضا میں محو اور مست' قلب' اس واقعہ پر ہرچند کہ وہ ایک حادثہ عظیم تھا' سکون اور تسلی سے بھرا رہا۔

جناب حافظ نور محمد صاحب نے بیان کیا کہ

"جس وقت میرے والد صاحب کا انتقال ہوا تھا تو اس کے بعد میں حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ حافظ صاحب اب بجائے والدین کے اللہ تعالیٰ کو سمجھو تمہارا کارساز اور متکفل ہو گا۔ چنانچہ تاحال اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور ذرہ نوازی سے میری دستگیری فرمائی ہے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے نے بیان فرمایا کہ:۔

جب ہمارا چھوٹا بھائی مبارک احمد بیمار ہوا تو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ دن رات ان کی تیمارداری میں مصروف رہتے تھے۔ اور بڑے فکر اور توجہ کے ساتھ اس کے علاج میں مشغول رہتے تھے۔ اور چونکہ حضرت صاحب کو اس سے بہت محبت تھی اس لئے لوگوں کا خیال تھا کہ اگر خدانخواستہ وہ فوت ہو گیا تو حضرت صاحب کو بہت صدمہ گذرے گا۔ لیکن جب وہ صبح کے وقت فوت ہوا تو فوراً حضرت صاحب بڑے اطمینان کے ساتھ بیرونی احباب کو خطوط لکھنے بیٹھ گئے کہ مبارک احمد فوت ہو گیا ہے۔ اور ہم کو اللہ کی قضا پر راضی ہونا چاہئے۔

اور مجھے بعض خدائی خبروں میں یہ بھی بتایا گیا تھا کہ یا یہ لڑکا بہت خدارسیدہ ہو گا اور یا بچپن میں فوت ہو جائے گا۔ سو ہم کو اس لحاظ سے خوش ہونا چاہئے کہ خدا کی بات پوری ہوئی۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی وفات کے حالات بیان فرماتے ہوئے فرمایا۔

"آخر دس بجے صبح کے قریب نزع کی حالت پیدا ہو گئی۔ اور یقین کر لیا گیا کہ اب بظاہر حالات بچنے کی کوئی صورت نہیں۔ اس وقت حضرت والدہ صاحبہ نہایت صبر اور برداشت کے ساتھ دعا میں مصروف تھیں اور سوائے ان الفاظ کے اور کوئی لفظ آپ کی زبان پر نہیں آیا تھا کہ خدایا ان کی زندگی دین کی خدمت میں خرچ ہوئی ہے۔ تو میری زندگی بھی ان کو عطا کر دے۔ لیکن اب جبکہ نزع کی حالت پیدا ہو گئی تو انہوں نے نہایت درد بھرے الفاظ سے روتے ہوئے کہا خدایا اب تو یہ ہمیں چھوڑ رہے ہیں لیکن تو ہمیں نہ چھوڑیو۔

محترمہ حسن بی بی صاحبہ اہلیہ ملک غلام حسین صاحب رہتاسی نے بیان کیا کہ:۔

میرا چھوٹا لڑکا کوئی چار پانچ سال کا تھا کہ اس کو سانپ نے کاٹ لیا۔ مگر اس نے سانپ کو دیکھا نہ تھا۔ اور یہ سمجھا تھا کہ اس کو کانٹا لگا ہے۔ میں نے بھی سوئی سے جگہ پھول کر دیکھی۔ کچھ معلوم نہ ہوا۔ لیکن جب بچہ کو پھالہ ہو گیا اور سوج پڑ گئی تو معلوم ہوا کہ وہ کانٹا نہ تھا بلکہ سانپ نے کاٹا تھا۔ جس کا زہر چڑھ گیا ہے بچہ چھٹے دن فوت ہو گیا تھا۔ جب حضرت کو علم ہوا تو حضرت صاحب نے افسوس کیا اور فرمایا مجھے کیوں پہلے نہیں بتایا میرے پاس سانپ کے زہر کی دوائی تھی۔ مجھے بچہ کے فوت ہونے کا بہت غم ہوا تھا۔ میں نے رو رو کر برا حال کر لیا تھا۔ جب حضرت کو حضرت اماں جان نے یہ بات بتائی تو حضرت نے مجھے طلب فرما کر نصیحت کی اور بڑی شفقت سے فرمایا دیکھو بی بی یہ تو خدا کی امانت تھی اللہ نے لے لی تم کیوں پریشان ہوتی ہو اور فرمایا کہ ایک بڑی نیک عورت تھی اس کا خاوند باہر گیا تھا۔ جس دن اس نے واپس آنا تھا اتفاقاً اس دن اس کا جوان بچہ جو ایک ہی تھا فوت ہو گیا تھا۔ اس عورت نے اپنے لڑکے کو غسل اور کفن دے کر ایک کمرے میں رکھ دیا اور خود خاوند کے آنے کی تیاری کی کھانا پکایا کپڑے بدلے' زیور پہنا اور جب خاوند آیا تو اس کی خاطرداری میں مشغول ہو گئی جب وہ کھانا کھا چکا اور آرام کر چکا تو اس نے کہا میں آپ سے ایک بات دریافت کرتی ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ اگر کبھی کی امانت کسی کے پاس ہو اور وہ اس کو واپس مانگے تو کیا کرنا چاہئے۔ اس نے کہا کہ فوراً امانت کو شکریہ کے ساتھ واپس کر دینا چاہئے تو اس نیک بی بی نے کہا کہ ایک امانت آپ کے پاس بھی تو تھی پھر وہ اپنے خاوند کو اس کمرے میں لے گئی۔ جہاں بچے کی نعش پڑی تھی اور کہا اب اسے آپ بھی خدا کے سپرد کر دیں' یہ اس کی امانت تھی جو اس کو دے دی گئی ہے۔ یہ سن کر میرا دل ٹھنڈا ہو گیا اور میں نے اس وقت سے جزع فزع چھوڑ دی۔ اور مجھے اطمینان حاصل ہو گیا۔ اس کے بعد میں نے اپنے خاوند سے کہا کہ مجھے اپنے وطن جہلم لے چلو۔ اس نے حضرت صاحب سے اجازت طلب کی۔ حضرت نے فرمایا کہ تمہاری بیوی کو نیا نیا صدمہ پہنچا ہے وہاں جا کر پھر غم کرے گی۔ اس لئے میں ابھی اجازت نہیں دیتا۔ پھر عرصہ تین سال کے بعد جب اجازت ملی تو میں اپنے وطن گئی۔

اصل مقصد دین ہونا چاہئے

اصل مقصد انسان کا دین ہونا چاہئے۔ اسی واسطے میں کہتا ہوں کہ جو لوگ یہاں دین کی خاطر آتے ہیں ان کو کچھ دن ضرور ٹھہرنا چاہئے۔ شاید کوئی مفید کلمہ ان کے کانوں میں پڑ جاوے بعض لوگوں کی کوشش اور تدبیریں محض دنیا کمانے کی خاطر ہوتی ہیں یہاں تک کہ بڑی بڑی پنشنیں پاتے ہیں لیکن پھر بھی بس نہیں کرتے۔ اندر ہی اندر اس جستجو میں لگے رہتے ہیں کہ اب کوئی خطاب ہی مل جاوے۔

لیکن جونہی یہ مال متاع چھوٹتا نظر آتا ہے اور موت سر پر آجاتی ہے تب ہاتھ ملتے ہیں کہ او ہو یہی دنیا تھی جس کے لئے ہم مارے مارے پھرتے تھے۔ اور ہر وقت اسی کی فکر اور غم میں مبتلا رہتے تھے اور اس وقت سخت دکھ اور پریشانی ہوتی ہے اور اسی میں جان نکل جاتی ہے۔

خدا تعالیٰ کو وہی لوگ پسند ہیں جو بصر اور بصیرت سے خدا کے کام اور کلام کو دیکھتے ہیں اور پھر اس پر عمل کرتے ہیں اور یہ ساری باتیں بجز تزکیہ نفس اور تطہیر قوائے باطنیہ کے ہرگز حاصل نہیں ہو سکتیں اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں فلاح دارین حاصل ہو اور لوگوں کے دلوں پر فتح پاؤ تو پاکیزگی اختیار کرو عقل سے کام لو اور کلام الٰہی کی ہدایات پر چلو۔ اپنے تئیں سنوارو اور دوسروں کو اپنے اخلاق کا نمونہ دکھاؤ تب البتہ کامیاب ہو جاؤ گے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحبزادی امتہ الشکور صاحبہ

سیرت حضرت اماں جان

سیرت حضرت اماں جان کے سلسلے میں صاحبزادی امتہ الشکور مزید کہتی ہیں:-

چھوٹی سے چھوٹی بات بھی جس کے کرنے سے ثواب ملتا ہو آپ ضرور کرتیں ایک دفعہ حضرت اماں جان بیت الدعا میں نماز پڑھ رہی تھیں پاس ہی ایک خاتون بیٹھی انہیں پنکھا جھل رہی تھیں جب اماں جان نماز پڑھ چکیں تو انہوں نے بھی وہیں نماز شروع کر دی۔ حضرت اماں جان نے پنکھا ہاتھ میں لے کر ان کو جھلنا شروع کر دیا۔ ان بے چاری نے گھبرا کر جلدی سے نماز ختم کر دی یہ سوچ کر کہ کہیں بے ادبی نہ ہو۔ اور توبہ توبہ کرنے لگیں۔ حضرت اماں جان نے یہ سن کر فرمایا "کیا میں ثواب حاصل نہ کروں"

حضرت اماں جان کی زمینیں شیخ نور احمد صاحب سنبھالا کرتے تھے۔ لیکن آپ خود ان کی نگرانی کرتی تھیں۔ ان کو بلا کر پوچھتی رہتیں مثلاً فلاں کھیت میں مکئی کیوں بوئی گئی اسے گندم اگانے کے لئے چھوڑنا چاہئے تھا۔ وغیرہ وغیرہ۔ جو مویشی پالے ہوئے تھے ان کا خیال رہتا ایک بار ایک بھینس کو دو تین دن گناوا نہ ملا تو آپ نے خود جا کر اسے گناوا ڈال دیا۔

آپ حساب میں بہت صاف تھیں یعنی جب بھی کوئی چیز وغیرہ منگواتیں اسی وقت اس کی رقم ادا کر دیتیں۔ ایک بار حضرت اماں جان نے بابو عبدالحمید صاحب سے کوئی چیز لاہور سے منگوائی انہوں نے وہ چیز لا دی لیکن اماں جان کو اس کی قیمت نہ بتائی۔ اتفاق سے حضرت اماں جان کو بھی قیمت پوچھنی یاد نہ رہی۔ ورنہ عام طریقہ یہ تھا کہ جب بھی کوئی چیز لے جا کر دی اسی وقت روپے دے دیئے۔ بعد میں آپ کو یاد آیا تو آپ نے اسی وقت بابو صاحب کو بلا بھیجا اور فرمایا "اس چیز کی کیا قیمت ہے؟ بتا دی ہوتی تو میں آپ کو بلوانے کی بجائے پیسے ہی بھیج دیتی" بابو صاحب نے کہا کہ "یہ تو میری طرف سے تحفہ ہے میں نے جان کر قیمت نہیں بتائی" اماں جان نے فرمایا:- "نہیں جو میں چیز کہہ کر منگواؤں اس کی قیمت ضرور لینی پڑے گی" اور آپ نے زور دے کر قیمت ادا کر دی۔

صاحبزادہ میاں شریف احمد صاحب کو بچپن سے ہی شکار کا بہت شوق تھا۔ حکیم عبدالعزیز خان بھی یہی شوق رکھتے اور اکثر ان کو اپنے ساتھ شکار پر لے جایا کرتے۔ ایک دفعہ کا واقعہ ہے مئی کا مہینہ تھا۔ حکیم صاحب نے میاں شریف احمد صاحب سے کہا "میاں بندوق لاؤ شکار پر چلیں" میاں صاحب خوش خوش بندوق لینے چلے گئے۔ واپس آ کر بولے "اماں جان بندوق نہیں دیتیں" اس پر خان صاحب نے خود کہلا بھیجا کہ کچھ دیر کے لئے بندوق دے دیں آپ نے جواب فرمایا "آج کل پرندے انڈوں پر ہوتے ہیں۔ میں بھی بچوں والی ہوں۔ میں آج کل بندوق ہرگز نہیں دوں گی"۔

معاف کر دینا آپ کی فطرت کا حصہ تھا چھوٹی بات ہو یا بڑی اور کسی بات سے کیسی ہی تکلیف یا نقصان پہنچا ہو آپ درگذر کر دیتیں۔ ارشد قریشی صاحب ایک دلچسپ واقعہ سناتے ہیں۔

جب میں چھوٹا سا تھا حضرت اماں جان کے گھر آیا جایا کرتا تھا۔ ایک بار گیا تو دیکھا کہ آپ گود میں اپنے پوتے (حضرت) میاں ناصر احمد صاحب کو لئے بیٹھی ہیں۔ مجھے دیکھ کر فرمایا "لڑکے کو ذرا باہر لے جاؤ" باہر سے ان کا مطلب شائد گھر کا صحن تھا۔ میں سمجھا گھر سے باہر لے جانے کو کہہ رہی ہیں کہ سیر کرا لاؤں۔ میں ننھے معصوم کو گود میں اٹھا کر خوش خوش باغ میں جا پہنچا۔ ٹھنڈی ہوا میں کھلا کر جب واپس ہوا تو دیکھا پیر افتخار احمد صاحب ہانپتے کانپتے بھاگے چلے آ رہے ہیں۔ مجھے دیکھ کر انہیں تسلی ہوئی اور بولے "تم بچے کو کہاں لئے پھرتے ہو۔ جلدی لاؤ۔ سب جگہ تلاش ہو رہی ہے" یہ سن کر میں جلدی جلدی ان کے ساتھ ہو لیا کیونکہ گھر میں بچے کو نہ دیکھ کر میری تلاش شروع ہو گئی تھی۔ کہ یہ کدھر غائب ہو گیا۔ کئی عورتیں مرد میری تلاش میں ادھر ادھر دوڑا دیئے گئے تھے۔ میں ڈرتے ڈرتے گھر میں داخل ہوا۔ دل خوف سے کانپ رہا تھا کہ جانے اب میرے ساتھ کیا ہو۔ لیکن حضرت اماں جان پر نظر پڑتے ہی خوف دور ہو گیا۔ اور دل میں اطمینان اور خوشی پیدا ہوئی۔ بجائے اظہار ناراضگی کرنے یا ڈانٹ ڈپٹ کرنے کے وہ کھل کھلا کر ہنس پڑیں۔ اور بولیں اسے اتنی دور کہاں لے گئے تھے میں نے تو باہر صحن میں لے جانے کو کہا تھا"

گھر میں کسی ملازمہ سے کوئی نقصان ہو جاتا یا کوئی چیز ٹوٹ جاتی تو ہم اللہ ہی کے لئے ہیں پڑھ کر خاموش ہو جاتیں ڈانٹنے کے بجائے درگذر سے کام لینے کو ہی بہتر جانتیں۔

> یہی سچی توحید ہے کہ ہر مدح و ستائش کا مستحق اللہ تعالیٰ کو ہی ٹھہرایا جاوے۔
>
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

حسن آراء منیر

دوش بدوش

اپنی کتاب دوش بدوش میں حسن آراء منیر جن کا تعلق لاہور کی لجنہ اماء اللہ سے ہے مزید کہتی ہیں:-

۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کے ہاتھوں میں اللہ تعالیٰ نے جماعت کی امامت و قیادت کی باگ ڈور دی۔ آپ نے سب سے پہلے مالی تحریک بارہ ہزار روپے کی فرمائی۔ محترمہ سکینۃ النساء اہلیہ قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل نے جو اس وقت کی اہل قلم خواتین میں سے تھیں اس چندہ کی تحریک کرتے ہوئے الفضل ۱۶- مئی ۱۹۱۴ء میں لکھا کہ "پیاری بہنو! غالباً آپ حیران ہوں گی کہ اس غریب جماعت کی قادیانی بہنوں نے حضرت صاحبزادہ صاحب (امام جماعت) کی اپیل پر دعوت الی الخیر کرنے پر اپنے مالوں اور اپنے زیوروں سے قربانی کر کے ثواب حاصل کیا۔ یہاں تک کہ ہمارے سکول کی چھوٹی چھوٹی بچیوں نے بھی ایک ایک پیسہ بخوشی و با اصرار دیا۔ چنانچہ اس غریب جماعت کے تقریباً پچاس روپے اور کچھ زیور تو فوراً تحریک کرتے ہی وصول ہو گئے اور کوئی دو چار سو کے وعدے ہیں امید ہے کہ سال بھر تک (اللہ نے چاہا تو) بہت روپیہ جمع ہو گا۔ حضرت اماں جان نے اس تحریک میں سو روپے چندہ دیا۔

دعوت الی اللہ ولایت کا فنڈ

حضرت صاحب نے ۱۶- دسمبر ۱۹۱۶ء کو احمدی خواتین کو دین کی خاطر قربانیاں کرنے کی تاکید کرتے ہوئے مالی تحریک فرمائی اور فرمایا:-

"ولایت کے اخراجات دعوت الی اللہ بڑھ رہے ہیں اور مرد اس وقت اندازاً آٹھ دس ہزار ماہوار کا خرچ برداشت کر رہے ہیں۔ عورتیں اپنے ذمہ پانچ سو روپیہ ماہوار لے لیں اور ایک دعوت الی اللہ فنڈ قائم کریں جس میں بطور ماہوار چندہ یا اعانت حصہ لیں"

حضور نے دیہات کی عورتیں کے لئے یہ طریق تجویز فرمایا کہ "آٹا فنڈ" قائم کریں اور اس میں روزانہ ایک مٹھی آٹے کی الگ کر کے ایک برتن میں جمع کر لیا کریں جو ہفتہ کے بعد فروخت کر دیا جائے اور اس سے جو رقم حاصل ہو وہ عورتوں کے دعوت الی اللہ کے فنڈ میں قادیان بھجوا دی جایا کرے۔ چنانچہ عورتوں نے اس تحریک پر نہایت (ایمان والوں) کے رنگ میں لبیک کہا۔ اور سب سے پہلے اہلیہ صاحبہ چوہدری فتح محمد سیال صاحب نے جو حضرت مولانا نورالدین صاحب کی نواسی ہیں اپنا زیور قیمتی بائیس روپے بطور اعانت کے دیا۔ استانی سکینۃ النساء صاحبہ اپنے ایک مضمون میں لکھتی ہیں:-

یہاں کی عورتوں میں صاحبزادہ صاحب نے دعوت الی الخیر کی تحریک فرمائی۔ یہاں کی غریب سے غریب عورتوں نے اپنے زیورات روپیہ پیسہ سے ایثار کا عمدہ نمونہ دکھایا۔

چندہ برائے زنانہ وارڈ نور ہسپتال

قادیان میں احمدیوں کا ہسپتال تھا۔ جس کا نام نور ہسپتال تھا جو سیدنا حضرت مولوی نورالدین صاحب کے عہد میں جاری ہو چکا تھا۔ نور ہسپتال کے انچارج ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب تھے۔ انہوں نے زنانہ وارڈ کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے اپیل کی کہ اگر احمدی مستورات چار ہزار روپے جمع کر دیں تو ان کے لئے ایک لمبا کمرہ بمع برآمدہ و صحن بنایا جا سکتا ہے۔ چنانچہ مکرمی ڈاکٹر صاحب کی اس اپیل پر مستورات نے حسب سابق لبیک کہا جس کے نتیجہ میں یکم اگست ۱۹۲۳ء کو حضرت اماں جان کے دست مبارک سے زنانہ وارڈ کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

تحریک چندہ خاص

۱۹۲۲ء کا سال جماعت کے لئے مالی مشکلات کا سال تھا۔ چنانچہ انجمن کا مالی بوجھ ہلکا کرنے کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ نے "چندہ خاص" کی تحریک جماعت کے سامنے رکھی اور عورتوں کے ذمہ دس ہزار کی رقم لگائی۔ جس میں سے ایک ہزار قادیان کی عورتوں نے جمع کرنا تھا۔ اس مد میں سب سے پہلی رقم مبلغ ایک سو روپے کی تھی جو حضرت اماں جان نے ادا فرمائی۔ اہلیہ صاحبہ محمد حسن صاحب آسان دہلوی نے اپنے کان کی بالیاں پیش کرتے ہوئے چندہ کی تحریک کی۔

اور اس طرح سچائی کو صدق دل سے

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امریکی شہریت حاصل کرنے کیلئے درخواست دینے کا طریق

ویزا کے حصول کے لئے لاٹری کا اعلان- ۵۵ ہزار افراد کو ہر سال ویزا دیا جائے گا

سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے ایک اعلان کے مطابق ایسے افراد جو امریکہ میں امیگریشن حاصل کرنے کے لئے فیملی یا ملازمت کی بنا پر مستحق نہیں ہیں حکومت کے اعلان کے مطابق لاٹری کے ذریعہ امریکہ مستقل رہائش اختیار کرسکتے ہیں- اس سال لاٹری میں حصہ لینے والے اپنی درخواستیں مندرجہ ذیل پتوں پر یکم جون ۹۴ء تا ۳۰ جون ۹۴ء بھجوائیں- یکم جون ۹۴ء سے قبل یا ۳۰ جون ۹۴ء کے بعد آنے والی درخواستوں پر غور نہ ہو گا- فیصلہ بذریعہ قرعہ اندازی ہو گا-

درخواست دہندہ چاہے امریکہ میں مقیم ہو یا باہر، طریق کار سب کے لئے یکساں ہے- دنیا بھر کے کسی ملک سے (سوائے دئے گئے گیارہ ممالک جن کے باشندے اس سکیم میں درخواست نہیں بھجوا سکتے وہ ہیں جن میں سے گذشتہ پانچ سالوں میں پچاس ہزار سے زائد تارکین وطن امریکہ پہنچ چکے ہیں- ان ممالک میں برطانیہ (شمالی آئرلینڈ کے علاوہ) کینیڈا، میکسیکو، جمیکا، ایل سیلویڈور، ڈمینیکن ریپبلک، چین (تائیوان سمیت)، انڈیا، فلپائن، جنوبی کوریا اور ویتنام شامل ہیں-

شمالی آئرلینڈ اور ہانگ کانگ کے باشندے اس سال لاٹری میں حصہ لے سکتے ہیں- ہر سال ان ممالک کی تعداد جن پر اس سکیم کا اطلاق نہ ہو گا شائع کی جایا کرے گی- یہ بات نوٹ کرنے کے قابل ہے کہ لاٹری میں حصہ لینے کے لئے جائے پیدائش والے ملک کو ملحوظ رکھا جائے گا نہ کہ جہاں آپ نے اب رہائش اختیار کی ہوئی ہے یا جس ملک کی شہریت آپ نے لے رکھی ہے-

اسی طرح اگرچہ برطانیہ کے لوگ درخواستیں نہیں بھجوا سکتے مگر جو لوگ شمالی آئرلینڈ یا دیگر ممالک میں پیدا ہوئے ہیں وہ ان ممالک کی بنا پر لاٹری کے لئے اپنی درخواستیں ارسال کرسکتے ہیں-

یہ سکیم امیگریشن ایکٹ ۱۹۹۰ء کے تحت جاری کی گئی تھی جس کو صدر بش نے منظور کرکے قانون کا حصہ بنایا تھا- اس طرح ہر سال ۵۵ ہزار افراد کو امریکہ کا ویزا دیا جائے گا- کسی ملک کو ۳۸۵۰ سے زائد ویزے نہیں دئے جائیں گے-

کون لوگ درخواست دے سکتے ہیں

کوئی شخص، جو مندرجہ بالا گیارہ ممالک کا باشندہ نہیں ہے درخواست بھجوا سکتا ہے- لیکن اگر کوئی شخص ان گیارہ ممالک کا باشندہ ہو مگر اس کی بیوی یا خاوند ان ممالک کا باشندہ ہو جن سے درخواست بھجوانے کی اجازت ہے تو دونو میاں بیوی درخواستیں بھجوا سکتے ہیں مگر یاد رہے کہ میاں بیوی کو علیحدہ علیحدہ درخواستیں بھجوانی ہونگی- اگر کوئی شخص ایسے ملک میں پیدا ہوا ہو کہ اس کے والدین اس کی پیدائش کے وقت اس ملک کے باشندے نہیں تھے وہ اپنے والد یا والدہ کے آبائی ملک کی بنا پر اپنی درخواست بھجوا سکتا ہے-

درخواست دہندہ کے لئے شرائط

۱- کم از کم تعلیم امریکہ کے ہائی سکول (پاکستان کے انٹرمیڈیٹ) کے برابر ہو-

۲- یا گذشتہ پانچ سالوں کے دوران کسی فنی پیشے کی ٹریننگ حاصل کی ہوئی ہو اور دو سال کام کرنے کا تجربہ ہو-

نوٹ:- یاد رہے کہ درخواست کے ساتھ تعلیم یا تجربے کے سرٹیفکیٹ یا شواہد بھجوانے کی ضرورت نہیں-

یہ بھی یاد رہے کہ کوئی امریکن سفارت خانہ آپ کو تعلیم یا تجربے کی شرائط کے بارہ میں اس وقت تک نہیں بتا سکتا جب تک کہ آپ کا نام لاٹری میں نکل نہ آئے-

درخواستیں دینے کا طریق

درخواست کے لئے باضابطہ فارم نہیں، نہ ہی اس کے لئے کوئی رجسٹریشن فیس مقرر کی گئی ہے- درخواستیں سادہ کاغذ پر لکھ کر بھجوائیں- طریق کار اتنا آسان ہے کہ آپ کو کسی وکیل، قانونی مشیر یا سفارش کی ضرورت نہیں- درخواستیں صاف اور خوشخط لکھ کر یا ٹائپ کروا کر عام ڈاک کے ذریعے بھجوائیں-

کوائف

الف:- درخواست دہندہ کا پورا نام اس ترتیب سے کے ساتھ کہ پہلے SURNAME یعنی خاندانی نام، پھر پہلا نام اور پھر وسطی نام لکھیں اور خاندانی نام کے نیچے لکیر لگائیں-

مثلاً اگر آپ کا نام رشید احمد چوہدری ہے تو چوہدری آپ کا خاندانی نام ہو گا- رشید آپ کا پہلا نام جو اس کے بعد لکھا جائے گا اور احمد آپ کا وسطی نام ہو گا جو آخر میں لکھا جائے گا- لیکن اگر آپ صرف رشید احمد کہلاتے ہیں تو احمد آپ کا خاندانی نام ہو گا جبکہ رشید آپ کا پہلا نام-

ب:- درخواست دہندہ کی تاریخ پیدائش اور جائے پیدائش-

تاریخ پیدائش میں دن، ماہ اور سال درج کئے جائیں اور جائے پیدائش میں قصبہ یا شہر کا نام، صوبہ یا کاونٹی یا ضلع کا نام اور پھر ملک کا نام درج کریں-

ج:- جو لوگ شادی شدہ ہیں وہ اپنی بیوی یا شوہر اور اگر بچے ہیں تو ان کے نام، ان کی تاریخ پیدائش، اور جائے پیدائش درج کر دیں-

د:- درخواست گزار اپنا ڈاک کا پتہ واضح طور پر لکھیں- لاٹری نکلنے کی صورت میں آپ کو اسی پتہ پر اطلاع دی جائے گی- اگر پوسٹل کوڈ بھی ہو تو اس کو بھی درج کریں- (ٹیلی فون اگر درج کرنا چاہیں تو درج کرسکتے ہیں)-

ر: اگر ملک آپ کی جائے پیدائش والے ملک سے مختلف ہو تو اس کا نام لکھیں- اگر بیوی یا خاوند کی وجہ سے یا والدین کے اعتبار سے درخواست دینے کے اہل ہوں تو ان کے ملک کا نام اور وجہ بیان کریں- (مثلاً بیوی فرانس میں پیدا ہوئی تھی وغیرہ)

اپنے تمام کوائف اوپر دئے گئے طریق پر درج کرکے ایک لفافے میں ڈال دیں اور لفافے کو بند کرکے باہر بائیں ہاتھ اوپر والے کونے میں سب سے پہلی سطر میں اپنے آبائی وطن کا نام لکھیں- دوسری سطر میں اپنا پورا نام اور تیسری سطر میں اپنا پورا پتہ درج کریں- پھر لفافے کو عام ڈاک سے مندرجہ ذیل چھ پتہ جات میں متعلقہ پتہ پر روانہ کردیں-

کسی امریکی سفارت خانہ کو درخواست نہ بھجوائیں- اگر کوئی شخص ایک سے زائد درخواستیں دے گا تو نااہل قرار دیا جائے گا- درخواستوں کا فیصلہ بذریعہ قرعہ اندازی ہو گا- تمام درخواستوں کو ایک نمبر الاٹ کیا جائے گا اور کمپیوٹر کی مدد سے لاٹری نکالی جائے گی-

درخواستوں کے لئے پتہ جات

ویزا کی تمام درخواستوں کے لئے مندرجہ ذیل چھ ریجن بنائے گئے ہیں-

۱- افریقہ

براعظم افریقہ کے تمام ممالک، سیشلز اور ماریشس کے لئے پتہ:-

DV-I Programme DV-A I Programme national visa centre portsmouth N.H/00213 U.S.A

۲- ایشیا

اسرائیل سے لے کر بحر الکاہل شمالی کے جزیروں تک ممالک شامل ہیں- اس میں مالدیپ، ہانگ کانگ اور انڈونیشیا بھی شامل ہیں، کے لئے پتہ:-

DV-I Programme national visa centre portsmouth N.H.00210 U.S.A

۳- یورپ

گرین لینڈ سے ترکی تک کے ممالک، سابقہ سوویٹ یونین کی ریاستیں- قبرص اور مالٹا کے لئے پتہ:-

DV-I Programme national visa centre portsmouth N.H.00212 U.S.A

۴- شمالی امریکہ

اس میں کینیڈا اور بہاماز شامل ہیں پتہ:-

DV-I Programme national visa centre portsmouth N.H.00215 U.S.A

۵- جزائر وغیرہ

جزائر (Oceana) اس میں پاپانیوگنی، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ اور بحرالکاہل کے تمام جزائر شامل ہیں، کے لئے پتہ:-

DV-1 Programme National Visa Centre Portsmouth N.H. 00214. U. S. A

۶- جنوبی امریکہ

اس میں میکسیکو، وسطی امریکہ اور کیریبین ممالک شامل ہیں کے لئے پتہ:-

DV-I Programme national visa centre portsmouth N.H.00211 U.S.A

کامیاب امیدواروں کو اطلاع کا طریق

صرف کامیاب امیدواروں کو ان کے بھجوائے ہوئے پتہ پر اطلاع دی جائے گی اور ان کے ساتھ مزید ہدایات بھجوائی جائیں گی- ویزے اکتوبر ۹۴ء سے جاری کئے جائیں گے- ناکام امیدواروں کو اطلاع نہیں دی جائے گی اور نہ ہی ان کا کوئی ریکارڈ سفارت خانوں میں رکھا جائے گا-

(مرسلہ رشید احمد چوہدری)

تعلیم القرآن

ایک احمدی کا فرض

○ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث فرماتے ہیں-

"ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے آپ کا پہلا اور آخری فرض یہ ہے کہ آپ اپنی اولاد کو پہلے قرآن ناظرہ پڑھائیں اور پھر اس کا ترجمہ سکھائیں اور پھر ان کے لئے ایسا ماحول پیدا کریں کہ قرآن کریم کی محبت اور عشق ان کے دلوں میں پیدا ہو جائے"-

(خطبہ جمعہ- الفضل ۳- فروری ۱۹۶۶ء ص ۵)

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد وقف عارضی- ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد جاوید پاشا

ماں بچے کی صحت، علاج اور خوراک کی کمی

ترقی پذیر دنیا میں ہر سال ایک کروڑ ۴۰ لاکھ بچے مرجاتے ہیں۔ یہ ایک ایسا المیہ ہے جس کا سنجیدگی سے نوٹس لینا ہو گا۔ کسی قحط کسی سیلاب کسی زلزلہ یا کسی جنگ نے آج تک صرف ایک ہفتے میں اڑھائی لاکھ بچوں کو ہلاکت کے گڑھے میں نہیں پھینکا ہو گا۔ لیکن خوراک کی کمی اور بیماری سے ہر ہفتے اتنی ہی تعداد میں بچے مرجاتے ہیں اور ان مرنے والے بچوں کے علاوہ اس سے بڑی تعداد میں بچے خرابی صحت کا شکار ہوتے ہیں۔ یہی وہ معلومات ہیں جن پر ہر فیملی کا بنیادی حق ہے کہ ان تک پہنچے۔ یونیسف ' یونیسکو عالمی ادارہ صحت اور دیگر ۱۴۰ عالمی فلاحی تنظیموں کے اشتراک سے تیار شدہ یہ کتابچہ اب ذرائع ابلاغ ماہرین اور تمام طرح کے ذرائع ابلاغ کے لئے ایک چیلنج ہے کہ وہ کس طرح اس مفید معلومات کو تمام خاندان بالخصوص ماؤں تک پہنچائیں۔ یہ کتاب ان تمام لوگوں سے مخاطب ہے جو اس کے پیغامات کو والدین تک اور گھروں تک پہنچانے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ ان میں ماہرین تعلیم بھی اساتذہ بھی' سیاسی لیڈر بھی ہیں اور مذہبی رہنما بھی' صحت کے ماہرین بھی ہیں' رضاکار بھی' کاروباری حضرات بھی ہیں' ٹریڈیونین بھی' ذرائع ابلاغ کے ماہرین بھی ہیں اور فن کار بھی ایف ایف ایل ماؤں اور بچوں کی بہتر صحت و سلامتی پر ۵۰ اہم پیغامات لئے ہوئے ہے۔ ان پیغامات کو مزید دس اہم پیغامات کی شکل میں ایک صحت کے بنیادی شعور اور آگہی کے لئے تیار کیا گیا ہے۔ ان مستند متفقہ اور جامع پیغامات کو کم لاگت سے زیادہ سے زیادہ گھرانوں تک پہنچایا جا سکتا ہے۔ ایف ایف ایل کی اشاعت کے پہلے دو سالوں میں ہی ۹۷ ممالک میں اس کی ۴۰ لاکھ کاپیاں ۱۳۸ زبانوں میں ترجمہ ہو کر مختلف ذرائع کے ذریعے ملکی اور علاقائی سطح پر پھیل گئیں۔ یونیسف کے تعاون سے سو سے زیادہ ممالک میں اس کتاب کو ملکی و علاقائی ضروریات کے مطابق اضافوں اور ترامیم کے ساتھ الگ سے شائع کیا گیا۔

بچوں کی اموات اور بیماریوں کا ۵۰ فیصد محض غیر محفوظ پانی اور غیر حفظان صحت کے اصولوں پر تیار کردہ خوراک ہے۔ صاف پانی کی غیر دستیابی پکی لٹرین اور کوڑے کرکٹ کو آبادیوں سے الگ نہ پھینکنا بیماریوں کو دعوت دینا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسہال کی بیماری بچوں میں عام پائی جاتی ہے۔ بالخصوص موسم گرما میں اس کا شدید حملہ ہوتا ہے۔ یہ بچے کے جسم میں پانی کی مقدار کو بہت کم کر دیتی ہے۔ پاکستان میں ہر سال دو لاکھ پچاس ہزار بچے اس بیماری کا شکار ہو کر مرجاتے ہیں۔ اس کی وجہ بچوں کی عدم غذائیت بھی ہے حقائق برائے زندگی ان بیماریوں سے بچاؤ کی تدابیر فراہم کرتی ہے۔ ایسے علاقے جہاں ملیریا عام ہے وہاں لوگوں اور والدین کو اس بیماری کے خلاف تدابیر کا علم ہونا چاہئے حقائق برائے زندگی کے پیغامات ہر سال ایسے لاکھوں ملیریا کیس کا دفاع کر سکتے ہیں جو بچوں کی اموات کا باعث بنتے ہیں۔ کتابچے میں دی گئی ہدایات اور احتیاطوں سے ہم اس مرض سے مکمل محفوظ بھی رہ سکتے ہیں۔

یونیسف کی ۱۹۹۳ء کی جاری کردہ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ہر سال مرنے والے بچوں کی تعداد کا ایک تہائی صرف تین بیماریوں نمونیہ' اسہال اور خسرہ کی وجہ سے ہوتا ہے۔ حقائق برائے زندگی کے پیغامات ان اموات کو روکنے میں بہت مدد دے سکتے ہیں۔ اور اس سلسلے میں بہت کم لاگت سے علاج بھی ممکن ہے۔ والدین کو یہ بتانا مشکل نہیں کہ بچوں کو نمونیہ کی صورت میں یا کھانسی کے دوران وہ کیا کریں اور کس وقت بچے کو ہسپتال یا ڈاکٹر کے پاس لے جانا ضروری ہے۔ اسی طرح او آر ایس یا نمکول کی تیاری بھی کسی خاص مہارت کی متقاضی نہیں۔ پانی نمک اور چینی اب تقریباً ہر گھر میں موجود ہے۔ ایک خاص ترتیب سے ان کی تیاری اور استعمال بہت سی جانوں کو بچا سکتا ہے۔

یہ حقیقت اب تسلیم شدہ ہے کہ بوتل کے دودھ یا دیگر خوراک پر پلنے والے بچوں کے مقابلے میں ماں کے دودھ پر پلے ہوئے بچے بیماریوں سے زیادہ محفوظ رہتے ہیں اور تمام قسم کی غذا کی ضروریات ماں کے دودھ سے ہی پوری کر لیتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ماؤں کی حوصلہ افزائی کی جائے کہ ہر ماں بچوں کو اپنا دودھ پلانے کی اہلیت رکھتی ہے اور یہ کہ ماں کا دودھ کس طرح بچے کی مکمل حفاظت کرتا ہے۔

پاکستان میں ہر سال ۲۶ ہزار خواتین اور دنیا بھر میں ۵۰ لاکھ عورتیں بچے کی پیدائش سے متعلق پیچیدگیوں کی بناء پر مرجاتی ہے۔ مقام افسوس ہے کہ لوگ ابھی تک اس حقیقت سے آشنا نہیں ہوتے اور جو جانتے ہیں وہ اس کی اہمیت سے چشم پوشی کر جاتے ہیں کہ بچوں کی پیدائش میں منصوبہ بندی سے کام لے کر ہم ماؤں کی صحت کو بہت کم خرچے سے محفوظ اور یقینی بنا سکتے ہیں۔ شاید ہم لوگ اس امر کی اہمیت سے واقف نہیں کہ کسی جگہ اگر بڑھتی ہوئی آبادی مسئلہ نہیں تب بھی ماؤں کی بہتر صحت کے لئے پیدائش میں منصوبہ بندی ضروری ہے۔ فیملی پلاننگ چونکہ ایک متنازعہ مسئلہ رہی ہے اس لئے اس کی افادیت بھی لوگوں سے پوشیدہ رہی۔ فیملی پلاننگ کو ثقافتی اقدار سے ہم آہنگ کر کے فروغ دیا جا سکتا ہے۔ کسی بھی معاشرے میں زیادہ بچوں کی پیدائش اور بغیر وقفے سے بچے پیدا ہونے کے نتیجہ میں ماؤں کی اموات اور بچوں کی ناقص صحت کو روکا نہیں جا سکتا۔ علاوہ ازیں لاکھوں بیمار اور معذور لوگ جو غیر مطلوبہ پیدائشوں کے نتیجہ میں دنیا میں آتے ہیں اور اپنی بیماریوں اور نقائص کو آگے منتقل کرتے ہیں اس کو صرف پیدائش میں وقفہ کم بچوں کی پیدائش اور محفوظ ممتا کے تصور کو حقیقت کی شکل دے کر ہی ممکن بنایا جا سکتا ہے۔

حفاظتی ٹیکوں کے کامیاب پروگرام کے باوجود اب بھی دنیا میں ہر سال ایک لاکھ بچوں کے اعضاء پولیو سے مفلوج ہو جاتے ہیں۔ بیشتر ممالک جنہوں نے حفاظتی ٹیکے لگانے کے حدف میں کامیابی حاصل کی ہے۔ ان میں بہت سے غریب ترین قرضوں کے بوجھ تلے دبے اور بدترین اقتصادی مشکلات کا شکار ممالک بھی ہیں۔ صرف بنگلہ دیش کی مثال دینا ہی کافی ہو گا جو داخلی و خارجی مشکلات میں گھرا ایشیاء کا غریب ترین ملک ہے اور جس کی آبادی بھی بے پناہ ہے۔ ۱۹۸۵ء تک ۲ فیصد بچوں کو حفاظتی ٹیکے لگے تھے جب کہ ۱۹۹۰ء میں یہ شرح ۶۲ فیصد تک بڑھانے میں کامیاب ہو گیا۔ اس کاوش میں دیگر لوگوں کے علاوہ ریڈیو' ٹیلی ویژن اور فلم کے اداکار بھی شامل ہیں۔ حقائق برائے زندگی ہمیں حفاظتی ٹیکوں کی اہمیت پر بھی جامع مواد مہیا کرتی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان پیغامات کو والدین تک پہنچایا جائے کہ ان کے بچوں کو کیوں کب کتنی مرتبہ اور کہاں حفاظتی ٹیکے لگوانے چاہئیں۔ ۲۵ ارب ڈالر کا سودا قارئین صحت کی یہ معلومات و خدمات والدین اور کمیونٹی تک پہنچانا وقت کی اہم ضرورت بھی ہے اور ایک چیلنج بھی۔ مگر یہ ناممکن ہرگز نہیں۔ یونیسف کی ایک حالیہ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ہر سال ۲۵ ارب ڈالر کی مزید رقم کی فراہمی سے دنیا بھر کے بچوں میں عدم غذائیت کی شرح میں نصف کمی کرنا بچوں کی بیماریوں کو کنٹرول کرنا پولیو کا خاتمہ ہر کمیونٹی میں صاف پانی مہیا کرنا تمام بچوں کو بنیادی تعلیم فراہم کرنا ممکن ہو جائے گا۔ ۲۵ ارب ڈالر کی یہ رقم بڑی معلوم ہوتی ہے مگر غور کریں کہ ہانگ کانگ میں جو نیا ہوائی اڈا تعمیر کیا جا رہا ہے اس کے لئے جتنی رقم درکار ہے وہ ۲۵ ارب ڈالر سے کچھ ہی کم ہے۔

امریکی شہری سگریٹ پر جس قدر رقم صرف کرتے ہیں اور مغربی یورپ میں ہر تین ماہ میں جو رقم شراب پر صرف کی جاتی ہے ۲۵ ارب ڈالر کی رقم اس سے کم ہے۔

حکومت جاپان نے ۱۹۹۲ء میں ٹوکیو سے کوبے تک نئی سڑک بنانے کے لئے جو رقم مختص کی ہے ۲۵ ارب ڈالر کی رقم اس سے کم ہے۔

ترقی پذیر دنیا میں پانچ سال سے کم عمر کے ۲۵ ہزار بچے روزانہ مرجاتے ہیں ان میں سے ۶۰ فیصد اموات صرف تین بیماریوں نمونیہ' اسہال اور خسرہ سے ہوتی ہے۔ جن کا سستی تدابیر سے علاج ممکن ہے۔

مگر غریب ممالک کی حکومتیں اپنے عوام کی بنیادی ضروریات پوری کرنے کے لئے اپنے بجٹ کا اوسطاً" ۱۰ فیصد حصہ صرف کر رہی ہیں۔ دنیا کی سب سے بڑی تباہی بالعموم ہمارے ٹیلی ویژن سکرین پر دکھائی نہیں دیتی چونکہ یہ روز کا واقعہ ہے اس لئے یہ خبر نہیں ہے۔ مگر مندرجہ بالا ۱۰ پیغامات جو "حقائق برائے زندگی" سے ماخوذ ہیں کا پھیلانا بہت ضروری ہے۔

---

۷ نومبر ۱۹۵۰ء بعد عصر چودہ روزہ تربیتی کورس کے اختتام پر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے تربیتی کورس میں شامل ہونے والے خدام کو الوداعی پارٹی دی گئی۔ جس میں حضرت امام جماعت الثانی نے بھی شمولیت فرمائی۔ اس موقعہ پر مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مولوی فاضل انچارج کیمپ نے مفصل رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ اور حضرت صاحب سے درخواست کی کہ اس دفعہ جو خامیاں رہ گئی ہیں۔ ان کے متعلق رہنمائی فرمائیں۔ تا آئندہ انہیں دور کیا جا سکے۔

اس کے بعد حضرت صاحب کے ارشاد پر مکرم مولوی صاحب نے تمام خدام کے نام جو اس کورس میں شامل ہوئے اور ان کے حاصل کردہ نمبر پڑھ کر سنائے۔ کورس میں مکرم مولوی ناصرالدین صاحب مولوی فاضل (محمد آباد اسٹیٹ سندھ) اول مولوی محمد امین صاحب مولوی فاضل (ننکانہ صاحب) دوئم اور صوفی محمد رفیق صاحب و قریشی محمد احمد صاحب (ربوہ) سوئم رہے۔ نام سنائے جانے کے وقت حضرت صاحب کے ارشاد پر ہر خادم کھڑا ہو جاتا تاکہ دوسرے دوست اسے پہچان سکیں۔ اس موقعہ پر حضرت صاحب نے جو تقریر فرمائی تھی وہ پہلی مرتبہ رسالہ خالد جنوری ۱۹۶۷ء میں شائع ہوئی تھی

(تلقین عمل ص ۶۸۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ عزیزہ محترمہ بشریٰ شازیہ صاحبہ بنت مکرم محمد اشرف باجوہ صاحب آف چک نمبر ۷ ۳ جنوبی ضلع سرگودھا (حال جرمنی) کے نکاح کا اعلان بھراہ مکرم عدنان شہزاد صاحب ابن مکرم چوہدری محمد مالک صاحب چٹھہ آف مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ سے مورخہ ۲۳- مئی ۱۹۹۴ء کو بیت الحمد دارالصدر شرقی میں مکرم سردار احمد خادم صاحب نے پڑھایا۔ محترمہ بشریٰ شازیہ صاحبہ چوہدری سلطان علی صاحب باجوہ چک ۷ ۳ جنوبی سرگودھا کی پوتی اور مکرم عدنان شہزاد صاحب چوہدری محمد علی صاحب باجوہ کے نواسے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۹۴-۳-۴ کو مکرم منور احمد نعیم صاحب حال امریکہ کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود مکرم مولوی تاج الدین صاحب کا پوتا اور چوہدری محمد اشرف صاحب کا نواسہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک اور خادم دین بنائے۔

درخواست دعا

○ محترمہ قانتہ فہیم صاحبہ بنت مکرم محمد فہیم ملک صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور امسال ایم-بی-بی-ایس فائنل کا امتحان دے رہی ہیں۔

اللہ تعالیٰ انہیں اعلیٰ و نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم مستری اللہ رکھا صاحب آف کرتو ضلع شیخوپورہ مورخہ ۹۴-۵-۱۷ مختصر علالت کے بعد وفات پاگئے۔ محترم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ آپ موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی اور ان کے چھوٹے بھائی مکرم مستری اللہ دتہ صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ کرتو نے قبر تیار ہونے پر دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

بقیہ صفحہ ۴

قبول کرنے والی جان نثاران احمدیت کا یہ قافلہ اپنے قافلہ سالار کی قیادت میں اس کی ہر آواز پر آمنا و صدقنا کہتے ہوئے مردوں کے پیچھے پیچھے نہیں بلکہ ان کے دوش بدوش جذبہ عشق (دینی) سے سرشار دین حق کو تمام دنیا میں پھیلانے اور سربلند کرنے کے عزم کے ساتھ شاہراہ غلبہ دین حق پر آگے ہی آگے بڑھتا چلا گیا۔ کوئی تھکن کے آثار نہیں۔ کوئی ستانے کی خواہش نہیں۔ کوئی بوجھ ہلکا کرنے کی درخواست نہیں۔ بلکہ منزل کو پالینے کی خواہش۔ کسی آبلہ پائی کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے قدم آگے بڑھانے کے لئے مہمیز کا کام دیتی رہی۔ منزل کٹھن سہی۔ راہ دشوار گذار سہی۔ لیکن امام وقت کی رہنمائی اس کی تربیت اس کی شبانہ دعائیں ان مجاہدات دین حق کو مسلسل یہ پیغام دیتی رہیں۔

منزل عشق ہے کٹھن راہ میں راہزن بھی ہیں
پیچھے نہ مڑ کے دیکھ تو آگے قدم بڑھائے جا

سو اب وقت آن پہنچا تھا کہ عورتوں کی باقاعدہ کوئی تنظیم ہو جس کے تحت وہ منظم طور پر مالی و جانی جہاد کر سکیں۔ قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا دور ایک اولوالعزم انسان کا دور ہے۔ حضرت سیدنا مرزا محمود احمد صاحب کو اس بات کا شدت سے احساس تھا کہ دین حق کی دعوت الی اللہ اور اشاعت کے لئے عورتوں کی تعلیم و تربیت بہت ضروری ہے۔ کیونکہ بچوں کی بہترین تربیت کے لئے ماؤں کی تربیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور شوہروں سے بے مثال قربانیاں کرانے کے لئے بیویوں کو تیار کرنا پڑتا ہے۔ سو اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے حضرت صاحب نے ۲۵ دسمبر ۱۹۲۲ء کو احمدی عورتوں کی ایک تنظیم قائم فرمائی۔ اس تنظیم کا نام لجنہ اماء اللہ یعنی اللہ کی لونڈیوں کی جماعت رکھا۔

(خصوصاً ہومیوپیتھک) ڈاکٹرز متوجہ ہوں

ہمارے تیار کردہ ہومیوپیتھک مرکبات کے فری سیمپلز اور لٹریچر کیلئے بذریعہ خط یا ٹیلیفون رابطہ کریں۔
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
فون: 771-04524 ، 211283-04524 فیکس 212299-04524

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

روس جرمنی آٹوبان

روس کے صدر بورس یلسن نے چوٹی کے جرمن سرمایہ کاروں سے برلن اور ماسکو کو ملانے والی سڑک اور ریل کے نئے رابطوں پر بات چیت کی۔ جرمنی کے دورے کے آخری دن صدر بورس یلسن نے جرمنی کے ۱۴- سرمایہ کاروں سے ملاقات کی۔ بتایا گیا ہے کہ جرمن سرمایہ کاروں نے ماسکو اور برلن کو ملانے والی ایک نئی ہائی سپیڈ ہائی وے کی تعمیر اور ایک ریلوے سسٹم کی تعمیر میں سرمایہ مہیا کرنے کی حامی بھرلی ہے۔ صدر یلسن نے جرمن اصطلاح استعمال کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے ماسکو برلن آٹوبان کی تعمیر پر اتفاق کر لیا ہے۔ جرمنی میں ایسی سڑکوں کو آٹوبان کہا جاتا ہے۔

جرمن وزیر ٹرانسپورٹ نے اس منصوبے سے اتفاق کیا لیکن یہ بات واضح کی کہ اس کام کے لئے وسیع پیمانے پر پرائیویٹ سرمایہ کاری کی ضرورت ہوگی۔ انہوں نے مسٹر یلسن کے حوالے سے کہا کہ جرمنی کے چانسلر مسٹر کوہل نے یہ بھی وعدہ کیا ہے کہ یورپین کمیونٹی کے ساتھیوں سے بھی اس منصوبے کے لئے سرمایہ حاصل کروائیں گے۔

جرمن انڈسٹری لیڈر ایبرہارڈ نے یہ بھی بتایا کہ صدر بورس یلسن نے ان سے دفاعی انڈسٹری میں بھی تعاون کرنے کو کہا ہے کیونکہ وہ چاہتے کہ ان کے ہم عصر جاپان اور امریکہ روس کی پسند کے اس میدان میں بالادستی حاصل نہ کرلیں۔ روس کے دفاعی ساز و سامان بنانے والے کارخانے اپنے ملک کی بہترین انڈسٹری شمار ہوتے ہیں۔

جرمنوں نے روس میں افراط زر کی مسلسل بڑھتی ہوئی شرح کی شکایت کی ہے اور روس کے سنٹرل بینک کو اس کا ذمہ دار قرار دیا ہے۔ جرمن ماہرین نے روسی سنٹرل بینک کو محض نوٹ چھاپنے کی مشین قرار دیا ہے۔

وارن کرسٹوفر / اریحا۔

شام

امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر وارن کرسٹوفر گذشتہ روز اریحا گئے۔ یہ علاقہ حال ہی میں اسرائیل نے فلسطینیوں کے حوالہ کیا ہے۔ فلسطینیوں کی حکومت قائم ہونے کے بعد وہ پہلے غیر ملکی لیڈر ہیں جو فلسطین کے دورے پر آئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ یہاں آکر بے حد خوش ہیں۔ مسٹر کرسٹوفر نے بتایا کہ انہوں نے اسرائیلی لیڈروں سے بات کرلی ہے اور اب وہ امن کا دوسرا مرحلہ مکمل کرنے کی فکر میں ہیں۔ ان کا اشارہ شام کی حکومت کے ساتھ اسرائیل کا تنازعہ طے کرنے سے تھا۔ شام کا مطالبہ ہے کہ اسرائیل گولان کی ان پہاڑیوں سے دستبردار ہو جائے جو اس نے ۱۹۶۷ء کی جنگ میں حاصل کی تھیں۔ اسرائیلی وزیر اعظم مسٹر رابن اس عندیہ کا اظہار کر چکے ہیں کہ وہ گولان سے فوجیں نکالنے کو تیار ہیں۔ ایک مغربی سفارت کار نے بتایا ہے کہ شام چاہتا ہے کہ اسرائیل گولان سے اپنی فوجیں ۳ سال کے عرصے میں نکال لے۔ جبکہ اسرائیل ۵ سے ۸ سال کے عرصے میں یہ کام مکمل کرنا چاہتا ہے۔ اور اس کام کا آغاز ۸ میں سے تین دروز گاؤں واپس کرکے کرے گا۔

امریکی وزیر خارجہ نے شام کے وزیر خارجہ سے ملاقات سے قبل امریکی ایمبیسی میں اپنے ساتھیوں سے مشورہ کیا اور صحافیوں کے سوالات کے جواب دینے سے انکار کیا۔ امریکہ اور شام کے ساتھ مذاکرات کا دوسرا پہلو امریکہ کی طرف سے اس بیان سے بھی ہے کہ شام ان ممالک کی فہرست میں شامل ہے جو دہشت گردی کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں۔ شام اس الزام پر سخت سیخ پا ہے۔ شام کا کہنا ہے اگر امریکہ کے خیال میں ہم دہشت گرد ہیں تو دہشت گردوں سے مذاکرات کے کیا معنی۔ چند ہفتوں میں امریکی وزیر خارجہ نے صدر حافظ الاسد سے دوسری بار ملاقات کی ہے۔ ایک شامی نمائندے نے بتایا کہ صدر اسد نے امریکی وزیر کی بات سنی ہے اور ان کو اپنی تجاویز سے آگاہ کیا ہے تاہم اس نے کوئی وضاحت نہیں کی۔

ایک شامی اخبار تشرین نیوز نے لکھا ہے کہ شام کی حکومت صرف اس شرط پر اسرائیل سے بات چیت کے لئے تیار ہے جب اسرائیل گولان سے اپنی فوجیں مکمل طور پر ایک معقول وقت کے اندر اندر بلالے۔ تشرین نے لکھا ہے کہ وارن کرسٹوفر کی کامیابی اس میں ہے کہ وہ اسرائیلی فوجوں کی گولان سے واپسی کا ایک کم از کم وقت کا معین ٹائم ٹیبل طے کرا لیں۔ ایک مغربی سفارت کار نے صورت حال کو حوصلہ افزا قرار دیا ہے۔

عطیہ خون
خدمت بھی
عبادت بھی
ڈائریکٹر/ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 24- مئی-1994ء

گرمی کی شدت بڑھ رہی ہے

درجہ حرارت کم از کم 29 درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 44 درجے سنٹی گریڈ

○ جسٹس (ریٹائرڈ) جاوید اقبال نے کہا ہے کہ ملکی بقا کی خاطر ایم کیو ایم کے مطالبات پورے کئے جائیں اور مقدمے واپس لئے جائیں۔

○ پاکستان کے ایک مالیاتی ادارے کے سربراہ نے انکشاف کیا ہے کہ یونس حبیب نے فرضی ناموں پر حبیب بینک سے ۴۲- کروڑ روپے نکلوائے۔

○ نواز شریف کے تجاوزات ہٹانے کے خلاف مسلم لیگی خواتین نے گورنر ہاؤس کے سامنے احتجاجی مظاہرہ کیا۔ اس دوران مال روڈ پر ٹریفک بلاک کردی گئی۔

○ سینیٹ میں بتایا گیا کہ ۲۵۱- منتخب عوامی نمائندے سرکاری رہائش گاہوں کے بلوں کے سلسلے میں نادہندگان ہیں۔ قومی اسمبلی کے سپیکر اور متعدد سابق و موجودہ متعدد اداروں کے سربراہ بھی نادہندگان میں شامل ہیں۔

○ منگلا اور تربیلا ڈیموں میں پانی کی سطح بہتر ہو گئی ہے۔

○ کریمیا کی پارلیمنٹ نے آزادی کے حق میں بھاری اکثریت سے ووٹ دیا ہے۔

○ موٹر سائیکلوں پر ڈبل سواری کی پابندی کو صوبے کی سطح پر لانے کا فیصلہ کیا جارہا ہے۔ اسے ملک بھر میں پھیلایا جاسکتا ہے۔

○ ایم کیو ایم کے سینیٹر اشتیاق اظہر نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم سے مفاہمت کا پیکیج شیخ رفیق کی ذہنی اختراع ہے۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی ڈس انفارمیشن پھیلانے کے لئے کسی ایسے شخص کا انتخاب کرے جو قابل اعتبار تو ہو۔

○ وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات خالد احمد کھرل نے کہا ہے کہ نواز شریف کی دوبارہ برسراقتدار آنے کی حسرت کبھی پوری نہیں ہو گی۔

○ پنجاب کے سینئر وزیر مخدوم الطاف احمد نے کہا ہے کہ صدر لغاری کے خلاف دوستوں نے بھی سازشیں شروع کر دی ہیں لیکن ہم انہیں باہر پھینک دیں گے۔ ہمیں ان سازشوں کا علم ہو گیا ہے انہوں نے کہا کہ صدر اور وزیراعظم کی کردار کشی کے لئے نواز شریف جعلی دستاویز بنا رہے ہیں۔ لیکن ہم ان کے خلاف حقائق سامنے لائیں گے۔

○ میاں محمد نواز شریف نے عید پر پیغام دیتے ہوئے کہا ہے کہ ملکی سالمیت اور قومی مفادات کی خاطر قوم ہر قربانی کے لئے تیار رہے۔ ہمیں منزل پانے کے لئے متحد ہونے کی ضرورت ہے۔

○ کشمیری حریت پسندوں نے سولر انرجی سے چلنے والے راکٹوں کا استعمال شروع کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ اب وہ اے۔ کے۔ ۴۷- کلاشنکوف راکٹ لانچر بھی استعمال کر رہے ہیں۔ جس سے بھارتی فوج از حد پریشان ہو گئی ہے۔

○ جنوبی یمن نے الحاق سے علیحدگی اور اپنی آزادی کا اعلان کر دیا ہے۔ جبکہ شمالی یمن نے الٹی میٹم دیا ہے کہ جنوبی یمن ہتھیار ڈال دے اور آئین کا احترام کرے۔ یہ اس کے لئے آخری موقعہ ہے۔

○ سندھ نیشنل فرنٹ کے رہنما ممتاز بھٹو نے کہا کہ ہم کالا باغ ڈیم تعمیر نہیں ہونے دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اگر بجٹ میں رقم مختص کی گئی تو دمادم مست قلندر ہو گا۔

○ امریکہ نے پاکستان کی ایٹمی جاسوسی کی سرگرمیاں تیز کر دی ہیں۔ اور اس سلسلے میں امریکی ماہرین پاکستان پہنچ گئے ہیں۔ اور یہ ماہرین سرمایہ کاری کے اداروں اور یونیورسٹی کے تحقیق پروگراموں کی آڑ میں پاکستان پہنچے ہیں۔ جبکہ پاکستان ایٹمی توانائی کمیشن کے سابق چیئرمین منیر احمد خان نے کہا ہے کہ انسپکٹروں کو ایٹمی تنصیبات پر جانے کی اجازت نہیں دی جا سکتی انہوں نے کہا کہ پاکستان کا پیغام دوٹوک ہے۔

○ پاکستان میں متعین عالمی کنٹرول آبادی کے نمائندے مسٹر جیرک آوان نے پاکستان میں دو چھٹیوں کے فیصلے کو خاندانی منصوبہ بندی پروگرام کے لئے خطرہ قرار دیا ہے۔

○ جمیعت علمائے اسلام کے قائم مقام امیر مولانا محمد اجمل نے کہا ہے کہ ان کی پارٹی نفاذ اسلام کے لئے بل پیش کرے گی۔

○ جمہوری وطن پارٹی کے سربراہ نواب اکبر بگتی نے کہا کہ جنرل عمران اللہ کو گورنر بنانا بلوچستان کے لوگوں کے لئے باعث شرم ہے۔

○ جان شیر خان فرنچ سکوائش اوپن کے سیمی فائنل میں پہنچ گئے ہیں۔

○ پاکستانی پچھلے دس ماہ کے دوران ۱۰۹- ارب ۹۸- کروڑ روپے کا دودھ اور چائے پی گئے۔ پچھلے سال یہ رقم ۹۳ ارب تھی اسی عرصہ میں ۱۲- ارب روپے کا خوردنی تیل باہر سے منگوا کر استعمال کیا گیا۔ صرف ایک سال میں درآمدی دودھ کے استعمال میں ۳۶ فی صد سے زائد اضافہ ہوا۔

○ یوکرائن کی پارلیمنٹ نے ایک الٹی میٹم جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ کریمیا کو کسی قیمت پر بھی یوکرائن سے الگ نہیں ہونے دیا جائے گا۔ اور ۲۴ گھنٹے میں کریمیا کو وسیع خود مختاری کے اقدامات واپس لینے کے لئے کہا گیا ہے۔

○ بھارت نے راجستھان میں بوسٹر لگا کر سندھ کے سرحدی علاقوں میں پاکستان ٹیلی ویژن کی نشریات جام کر دیں۔

○ کراچی کے جٹ لینڈ ایریا میں بجلی کی فراہمی میں تعطل پر مشتعل ہجوم نے محکمہ بجلی کے دو اہلکاروں کو مار پیٹ کر زخمی کر دیا۔

کمپیوٹر ٹریننگ سنٹر

(برائے خواتین)

۲۱/۲۱ دارالرحمت شرقی الف (فون ۲۱۱۸۳۹)

میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے امتحانات سے فارغ طالبات کیلئے ۲ ماہ (یکم جون تا ۳۱ جولائی) کے خصوصی کمپیوٹر ٹریننگ کورس میں داخلہ جاری ہے۔

(داخلہ کی آخری تاریخ ۲۸ مئی)

فوٹو گرافی سیکھیے

شوقیہ یا کاروبار کیلیے

۳۱- مئی کو ربوہ میں ایک روزہ خصوصی کورس زیر نگرانی- سلیمان احمد طاہر ماسٹر فوٹو گرافر.

فوٹو آرٹس اکیڈمی- کراچی

رابطہ اور رجسٹریشن کیلیے- نعمت اللہ شمس

۱۰۸- ناصر آباد ربوہ- فون نمبر ۲۱۲۰۳۰

(ہومیوپیتھک) ٹانک ڈراپس

زود اثر ہومیوپیتھک فارمولا جو اعصاب، دماغ اور جسم کو تقویت دیتا ہے۔ تھکن اور جسمانی کمزوری کو دور کرتا ہے اور طبیعت کو ہشاش بشاش اور توانا رکھتا ہے

قیمت -/40 روپے

کیور یٹو میڈ لیبس (ڈاکٹر راجہ ہومیو سپلائی کمپنی) گولبازار

فون: 04524-211283 - 04524-771

فیکس: 04524-212299

ڈش انٹینا

احباب جماعت کو یہ سن کر خوشی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے شفاء میڈیکو نے ایک ذیلی ادارہ الیکٹرانکس کا شروع کیا ہے جس میں سب سے پہلے ڈش اینٹنا کا مکمل سسٹم جو کہ مندرجہ ذیل حصوں پر مشتمل ہے۔ تیار کیا ہے

۱- ڈش اینٹنا مع سٹینڈ ۲- فیڈ ہارن ۳- ایل این بی ۴- ٹچ سسٹم ریسیور

ہمارے ڈش اینٹنا کی خوبی یہ ہے کہ اس میں تصویر نہایت اعلیٰ اور آواز بالکل صاف آتی ہے۔ چنانچہ معیار اور کوالٹی کے لحاظ سے اس وقت اس سے بہتر کوئی سسٹم اس قیمت پر نہیں مل سکتا۔ یہ امر بھی خصوصیت کا حامل ہے کہ خریدار کو ڈش اینٹنا کے خریدنے پر ہم ٹچ سسٹم مائیکرو ریسیور کی تین ماہ کی فری سروس گارنٹی۔ نیز بعد از فروخت سروس کی سہولت بہم پہنچاتے ہیں۔

اوپر دیئے گئے اوصاف کو ثابت کرنے کیلئے اس ڈش اینٹنا کی نیچے درج شدہ پتہ پر صبح سے شام تک نمائش اور DISPLAY کا انتظام ہے احباب کسی بھی وقت ان خوبیوں سے بھرپور ڈش اینٹنا کی قابل رشک کارکردگی کو ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ تفصیل قیمت

۱- ٹچ سسٹم مائیکرو سسٹم سیٹلائٹ ریسیور	Rs 2500-00
۲- ڈش اینٹنا مکمل مع ٹچ ریسیور سسٹم- فیڈ ہارن، ایل این بی	
ڈش 6 فٹ کی ایلومینیم جالی کے ساتھ کل قیمت	Rs 5700-00
ڈش 8 " " "	" 7000-00
ڈش 6 فٹ ایلومینیم شیٹ کے ساتھ کل قیمت	Rs 6800-00
ڈش 8 " " "	" 9000-00

یہ تعارفی قیمت عیدالاضحیٰ کیلئے خصوصی طور پر کم کی گئی ہے۔

شفا میڈیکو الیکٹرانکس ڈویژن مائیکرو سنٹر

7- لنک میکلوڈ روڈ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

فون: 354259 فیکس: 7228596

پتہ